Christian Network
TO END DOMESTIC ABUSE

کلامِ مقدس کی روشنی میں تعلقات:
گھریلو بدسلوکی کی روک تھام کے لیے



یہ کتابچہ ورلڈ ایونجیلیکل الائنس ویمنز کمیشن اور کرسچین نیٹ ورک ٹو اینڈ ڈومیسٹک ابیوز (CNEDA) نے تیار کیا ہے۔

یہ کلامِ مقدس پر مبنی ایک فریم ورک کا نظرِ ثانی شدہ اور تازہ ایڈیشن ہے، جسے 2000ء میں ورلڈ ایونجیلیکل فیلوشپ کی ایک عالمی ٹاسک فورس نے تیار کیا تھا، جسے اب ورلڈ ایونجیلیکل الائنس کہا جاتا ہے۔ اس دستاویز کی تیاری میں بیس خواتین نے حصہ لیا۔ بدسلوکی کے اس "انتہائی سنگین اور گناہ آلود مسئلے" کو سمجھنے اور اس سے نمٹنے کے لیے اس فریم ورک کی تیاری کو اولین ترجیح دی گئی۔

اس ایڈیشن کی تدوین 2020ء اور 2025ء میں امانڈا جیکسن نے کی، جو کرسچن نیٹ ورک ٹو اینڈ ڈومیسٹک ابیوز (CNEDA) کی بانی ہیں۔

انگریزی سے اردو میں ترجمہ:
اسلم گیرک
ای میل: garrick_777@yahoo.com
رابطہ نمبر: +92 301 4620387

2025 کے ایڈیشن میں ترمیم و نظرِ ثانی:
نوید نتھانی ایل
رابطہ نمبر: +92 314 4975718

تعارف

کووڈ19 کی وبا کا ایک المناک نتیجہ جو دُنیا کے طول و عرض میں عجیب و غریب طور سے اُبھر کر سامنے آیا، وہ گھریلو بے حُرمتی کے وقوعہ جات تھے۔ گھر میں مقید ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ جُرم کرنے والوں کو ہر روز کے چوبیس گھنٹے اپنے شکار تک رسائی حاصل تھی۔ اُن کے ظُلم کا شکار ہونے والے زیادہ تر بچے اور خواتین تھیں، جن کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔

تاہم، واقعات میں اس اضافے اور اس موضوع پر ہونے والی وسیع رپورٹنگ نے کلیسیاؤں اور معاشرے میں گھریلو بدسلوکی کے بارے میں ایسی گفتگو کا آغاز کیا جو اس سے پہلے کبھی اس شدت سے نہیں ہوئی تھی۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ لاک ڈاؤن ختم ہونے کے بعد بھی گھریلو بدسلوکی کے واقعات میں اضافہ نہ رک سکا۔ دیگر عوامل، خصوصاً تحریکِ نسواں کی مخالفت، آن لائن فحش مواد، اور ایسے مرد سوشل میڈیا انفلوئنسرز کی مقبولیت جو عورتوں کے خلاف پُر تشدد اور تحقیر آمیز رویوں کو فروغ دیتے ہیں، اس بات کا سبب بن رہے ہیں کہ گھریلو بدسلوکی کی شرح اب بھی بہت بلند ہے۔ پولیس اور قانونی خدمات پر شدید دباؤ ہے۔ افسوس ناک طور پر ہر ہفتے دو یا تین عورتیں اپنے شریکِ حیات یا کسی قریبی رشتہ دار کے ہاتھوں قتل ہو جاتی ہیں۔

مسیحیوں کو خاندانوں میں ہونے والی بدسلوکی اور درد کا کس طرح جواب دینا چاہیے؟ بدسلوکی پر مبنی تعلقات میں پھنسے ہوئے عورتوں اور مردوں کی رہنمائی کس طرح کی جانی چاہیے؟

یہ کتابچہ ہم سب کی مدد کرنا چاہتا ہے تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ کلامِ مقدس صحت مند تعلقات کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے اور بدسلوکی کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔ اس کا مقصد مقامی کلیسیائی رہنماؤں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ مسائل کی نشاندہی کریں، محبت اور احترام پر مبنی صحت مند تعلقات کی حوصلہ افزائی کریں، اور بدسلوکی کے واقعات میں احتیاط، ہمدردی اور ذمہ داری کے ساتھ مناسب ردِ عمل ظاہر کریں۔

ہمیں بلایا گیا ہے کہ ہم بدسلوکی کے پھیلاؤ اور سنگینی کو تسلیم کریں، دُکھ اُٹھانے والوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں، اور عملی اور روحانی مدد کے ذریعے اُن کی بحالی اور شفایابی میں مدد کریں۔

ہمیں اُن لوگوں کے لیے دعا کرنی چاہیے جو بدسلوکی کا شکار ہیں، اور اُن خصوصی اداروں اور خدمات کے لیے بھی جو مسلسل محنت کر کے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں حکومتوں سے بھی مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ ان خصوصی خدمات کے لیے مناسب مالی وسائل فراہم کریں۔ اور ہمیں چوکس رہنا چاہیے تاکہ ہم ہر اُس شخص کی مدد کر سکیں جسے مدد کی ضرورت ہو — حتیٰ کہ بدسلوکی کرنے والوں کی بھی، تاکہ وہ اپنے نقصان دہ رویوں کو پہچانیں اور تبدیل ہونے کے لیے مناسب مدد حاصل کر سکیں۔

خُدا کی نظر میں تمام انسانوں کی قدر و قیمت

بائبل مقدس اپنے ابتدائی باب میں پُرزور دعویٰ کرتی ہے کہ تمام انسان خُدا کی شبیہ پر بنائے گئے ہیں اور اُس کی نظر میں سب کا وقار اور قیمت ایک سی ہے۔

پھر خُدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔۔۔ جو۔۔۔ اختیار رکھیں۔۔۔ اور خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خُدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا۔ (تکوین / پیدائش 1:26-27)[1]

سب ایمانداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت و تعظیم کریں اور ہر ایک دوسرے کی بہتری کو بڑھاوا دے۔

مقدس پولُس رومیوں کے نام خط میں فرماتا ہے، "برادرانہ محبت سے آپس میں ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی رو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔" (رومیوں 12:10)[2]

مسیح میں کسی کو معاشرتی حیثیت، دولت، جنس یا نسل کی بنیاد پر کوئی تقسیم یا تفریق نہیں۔ پولُس رسول بارہا مرتبہ اِس بات کو واضح کرتا ہے۔۔ "کیونکہ تم سب اُس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خُدا کے فرزند ہو۔ اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔" (گلتیوں 3:26-28)[3]

ہم بُلائے گئے ہیں کہ "اور مسیح کے خوف سے ایک دوسرے کے تابع رہو۔" (افسیوں 5:21)

اور چونکہ ہمارے پاس روح القدس کی قوت ہے۔ ایسے تعلقات کے اعلیٰ معیار ممکن ہیں[4]۔ دیگر چیزوں کو شامل کرتے ہوئے، ضرورت ہے کہ ہمیں اپنے اندر سے غُصہ، قہر، گالی بکنا، اور عداوت رکھنا چھوڑ دو۔ بجائے اِس کے

---

[1] دیکھیں، پیدائش 1:2-5، اعمال 17:25-26، یعقوب 3:9

[2] دیکھیں، رومیوں 1:15-2، گلتیوں 2:6، کلسیوں 3:12-13

[3] دیکھیں، یعقوب 2:1-9

[4] گلتیوں 5:22-26، کلسیوں 3:8

ہمارا مقصد نئی انسانیت کو پہننا ہونا چاہیے جس میں فروتنی، مہربانی، تحمل، حلم اور صبر کا لباس پہننا ہے۔ (کلسیوں 3:5-10)

کلامِ مقدس ہمیں بیان کرتا ہے کہ خُدا کی نیت ہمارے خاندان میں امن رکھنا اور ظلم و جبر سے محفوظ رکھنا ہے۔یسعیاہ نبی ایک شہر بارے بیان کرتا ہے "اور تیرے سب فرزند خُداوند سے تعلیم پائیں گے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہو گی۔ تُو راست

بازی سے پائیدار ہو جائے گی۔ تُو ظلم سے دور رہے گی کیونکہ تو بے خوف ہو گی اور دہشت سے دور رہے گی کیونکہ وہ تیرے قریب نہ آئے گی۔(یسعیاہ 54:13-14)

وہ حوالہ جو اکثر شادیوں میں اُس مثالی محبت کا اعلان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس کی ہم تلاش کرتے ہیں، وہ یہ ہے:" مُحبّت صابِر ہے اور مہربان۔ مُحبّت حَسد نہیں کرتی۔ مُحبّت شَیخی نہیں مارتی اور پُھولتی نہیں۔ نازیبا کام نہیں کرتی۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ جُھنجھلاتی نہیں۔ بدگُمانی نہیں کرتی۔ بدکاری سے خُوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خُوش ہوتی ہے۔ سب کُچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کُچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی اُمّید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ مُحبّت کو زوال نہیں۔" 1 کرنتھیوں 13:4-8

یہ بات واضح ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم پُرامن اور ہمدردانہ تعلقات میں رہیں۔ ایمان کو ہمیں محبت کرنے والا بنانا چاہیے، تشدد کرنے والا نہیں؛ اور حلیم بنانا چاہیے، بدسلوکی کرنے والا نہیں۔

" اُسی طرح ہم بھی جو بہُت سے ہیں مسیح میں شامِل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے کے اعضا۔" رومیوں 12:5

خوش گوار شادیاں

گھر میں ہم آہنگی کا ہونا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ یونانی زبان کا ایک لفظ ہوپوٹاسو (hupotasso) کا اکثر کیا جانے والا ترجمہ submit یعنی اردو زبان میں "اطاعت کرنا" "خود کو حوالے کرنا" کے ہیں۔ جب اِسے بیویوں

سے حوالہ دیا جاتا ہے (دیکھیں کلسیوں 18:3) تو عہد نامہ جدید میں اور دوسرے ہمعصری ادب سے اِس میں مختلف طرح کے معنی ملتے ہیں۔

اصطلاحاً اِس کا مطلب تسلیم کرنا کے ہو سکتا ہے۔ دوسرے سے وفادار ہونا، کسی سے تعلق رکھنا / جُڑے رہنا یا دوسرے کے ساتھ شناخت رکھنا، کسی ایک کے لیے خود کو پابند بنالینا، کسی جانب ذمہ دارانہ سلوک رکھنا، کسی دوسرے کے لئے ایک شخص کا عہد وپیماں نبھانا یا ایک تعلق داری کو معنی خیز بنانا۔ ایسی اقدار کسی شادی بیاہ کو اَور زیادہ گراں قدر بنا سکتی ہے۔

کسی بھی فہم سے لوگ اطاعت کو سمجھنے کے لئے انتخاب کرتے ہیں۔ یہ بات توجہ طلب ہے کہ ہر مرتبہ کلامِ مقدس بیویوں کو ہی اطاعت مند رہنے بارے بات کرتا ہے۔ چنانچہ شریکِ حیات کی بے حُرمتی کی روک تھام کے لئے خاص ہدایت نامہ ہے۔ افسیوں کے نام خط میں پولُس رسول شوہروں کو مخاطب کرتے کہتا ہے، "اِسی طرح شوہروں کو لازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔" (افسیوں 5:28-29)[5]

شوہر کے بیوی کا سر ہونے کے بیان کا مقصد ضابطے یا بد سلوکی کی بنیاد بننا نہیں بلکہ ایک قریبی تعلق اور نرم دلی کی تصویر پیش کرنا ہے۔ یونانی لوگ عام طور پر ایک دوسرے پر ضابطے یا اختیار کو ظاہر کرنے کے لیے "سر" کا استعارہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ یہ زیادہ تر جسم کے باہمی انحصار (1 کرنتھیوں 12 :21) اور باہمی تعاون و نشوونما کی تصویر ہوا کرتا تھا۔ (افسیوں 4 :15-26؛ کلسیوں 2 :19)۔

اِس مرکزی خیال کو مختلف طرح سے لیا گیا ہے۔ جب مسیح بحیثیت سر اور آسمانی دُلہا کے پوری استعداد سے کلیسیاء جو دُلہن ہے کو ترقی کے لائق بناتا ہے۔ سچا پیار کرنے والا شوہر اپنی بیوی کو کامل انسان ہوتے ہوئے پورے طور سے مسلح کرتا ہے کہ مسیح کی خدمت کرے۔[6]

ایک جابر شریکِ حیات کا تعلق مسیح کی شفقت کی تصویر ممکنہ طور سے نہیں ہو سکتی۔ خُدا خود کو صیحوّن کا شوہر پکارتا ہے۔ اور جیسا کہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ ظُلم و ستم یا خوف کو نہ جانو گے۔ خُدا کی وضاحت اُس کی فکر ٹوٹے انسانی رشتوں کے اُلٹ ہے، جہاں عورت کو رد کیا گیا ہے۔

---

[5] اِسی طرح کلسیوں 3:18-19 اور 1 پطرس 3:7

[6] افسیوں 5:25-27

"کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے۔ اُس کا نام رب الافواج ہے۔ اور تیرا فدیہ دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے۔ وہ تمام رویِ زمین کا خُدا کہلائے گا۔ کیونکہ تیرا خُدا فرماتا ہے کہ خُداوند نے تجھ متروکہ اور دل آزردہ بیوی کی طرح ہاں جوانی کی مطلوقہ بیوی کی مانند پھر بُلایا ہے۔ (یسعیاہ 54:5-6)

کلام مقدس شوہروں اور بیویوں کے درمیان ایک دوسرے سے عزت کے معاہدے میں جوڑتا ہے، بجائے بے عزت کیا جائے، زخم دیا جائے یا پھر ذلت ورسوائی کی جائے۔

پاک روح کا پھل باواسطہ بے حُرمتی کے الٹ ہے، جیسا کہ محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم، پرہیز گاری ہے۔ (گلتیوں 5:22)

خواتین کے خلاف بے حُرمتی کی روک تھام

بائبل مقدس کے انبیاء نے خُدا کے کلام کو سُنا اور بڑی دلیری سے اِس کا پرچار کیا۔ خُدا نے اُن کی رہبری کی، تاکہ اُن کے اردگرد کی دنیاوی برائی بارے وہ نوحہ گری کریں۔ اور خاص طرح کے معاملات بنائیں جن پر گہرے طور سے دُعا کی اور ملامت کی گئی۔ اُنہوں نے مردوں اور خواتین کو نیکی کی نصیحت کی تاکہ اُن کے اندازِ زندگی کا جائزہ لیں نیز اُنہیں اِس بات کے لئے چنوتی (چیلنج) دی کہ وہ اپنے رویے میں تبدیلی لائیں۔ گو کہ وہ اکثر ہر دلعزیز نہ تھے۔ البتہ وہ اپنے پرچار کرنے کے کام میں ایماندار تھے۔

بالکل یہی نمونہ آج کے مسیحی راہنماؤں پر پورا اُترتا ہے۔ ضرور ہے کہ ہم معاشرہ کی حالت کا ادراک کریں، اِس کی گُناہ بھری آلودگی کا اقرار کریں اور پھر اپنے آپ کو دُعا میں لگائیں، اور خُدا کے پاک کلام کا مطالعہ کریں۔ جبکہ ہم خُدا کی نبوتی آواز اور عمل پر نگاہ کریں۔

عورتوں کے خلاف بے حُرمتی وجبر ایک ایسی بُرائی ہے، جس پر ہم بات کرنے کو ترجیح نہیں دیتے۔ ہم یہی سوچتے ہیں کہ یہ بُرائی مسیحیوں کے ہاں نہیں ہو سکتی۔ اور یقیناً مسیحی گھر یا کلیسیاء (چرچ) میں نہیں۔ 2013

میں ایکوآڈور (Ecuador)اور پیرو (Peru)میں ہونے والی تحقیق کے مطابق ابھی تک ٪70 انجیلی پیروکار بالغ کسی نہ کسی طرح کے گھریلو جبر کو پچھلے تین سالوں میں سہتے رہے ہیں[7]۔ ایسی سخت دلگیر حقیقتیں ہمیں تسلیم کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہ اِن گُناہ آلود عادات کو نظر انداز کریں یا برداشت کریں، یا کچھ وقتوں کے لئے کلیسیاء/چرچ میں اور بڑے پیمانہ پر معاشرہ میں اِسے جاری رہنے دیں[8]۔

جسمانی، جنسی، جذباتی اور زبانی بدسلوکی خدا کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ اور قابلِ مذمت ہیں۔

دُنیا بھر سے خواتین مسلسل اِس بات کا تذکرہ کر رہی ہیں کہ گھریلو تشدد ایک بڑا مسئلہ ہے۔

ہمیں اِس بات کو بھی ماننا چاہیئے کہ بچپن میں ہوئی حرام کاری اور بے حُرمتی اور والدین کا اپنے بچوں کو جنسی سوداگری کی اجازت دینا یا پھر جبر مشقت و محکومی کے معاملات ہیں جو قابلِ نفرت ہیں۔ کلیسیاؤں کو ضرور اِن خطرات پر بات کرنی چاہیئے۔[9]

بیشتر کلیسیاؤں کے راہنما اِس سنگین جُرم کے مسئلہ کو پورے طور سے محسوس نہیں کرتے یا پھر اِس دوررس جسمانی، معاشرتی، نفسیاتی اور روحانی نقصان کا شکار ہونے والے اور اُن کے خاندان کس قدر متاثر ہوتے ہیں۔ کلیسیائی لوگ

---

[7] یہ تحقیق Communidad، Paz y Esperanza اور Restored کی جانب سے 2027 ایونجیلیکل مسیحیوں (بشارت دینے والے مسیحیوں) پر کی گئی۔ پیرو (Peru) میں 60 فیصد ایونجیلیکل خواتین اور 40 فیصد ایونجیلیکل مردوں نے بتایا کہ وہ بچپن میں جنسی زیادتی کا شکار ہوئے تھے۔ ایکوآڈور (Ecuador) میں یہ شرح خواتین میں 40 فیصد اور مردوں میں 20 فیصد تھی۔ ارجنٹینا (Argentina) میں یہ شرح خواتین میں 30 فیصد اور مردوں میں 20 فیصد تھی۔

[8] جولیا بیرڈ (Julia Baird)، جو ایک ایوارڈ یافتہ آسٹریلوی صحافی ہیں، نے چرچ کے اندر ہونے والے استحصال اور زیادتی کے واقعات پر تحقیق کی ہے۔ ان کے مطابق، چرچ کے بہت سے رہنما گھریلو تشدد اور بدسلوکی کی وسعت اور اس کے اثرات کو انتہائی کم سمجھتے ہیں۔ https://www.nytimes.com/2018/05/10/opinion/churches-can-no-longer-hide-domestic-violence.html

[9] دیکھیں جوئے ولسن: "بچپن میں زیادتی کا شکار ہونے والوں میں خدمت" (2017)

دل سے خالی نہیں مگر اکثر مسیحی یہ نہیں جانتے کہ صورتِ حال کا کیسے سامنا کریں جبکہ ایک عورت زیادتی کا نشانہ بن چکی ہوتی ہے۔[10]

تاہم مسیحی خُدا ترسی اور عمل کا بلاوا انبیاء کے ہاں بڑا واضح ہے، جیسا کہ یرمیاہ میں لکھا ہے، "خُداوند یوں فرماتا ہے کہ تم سویرے اُٹھ کر انصاف کرو اور مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چُھڑاؤ۔" (یرمیاہ 12:21)[11]

یہ وہ نقطہ ہے جہاں ہمیں ضرور بڑی احتیاط سے جائزہ لینا ہے کہ کلامِ مقدس کیا کہتا ہے۔ بہت سی عورتیں محض مسیحی سچائی کے جوڑ توڑ سے زیادتی کا نشانہ بنتی ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے کہ اِن غلط فہمیوں کو دُرست کریں کہ بائبل مقدس خواتین کے خلاف جبر بارے کیا بیان کرتی ہے۔ ہمیں لازماً کلامِ مقدس سے رجوع کرنا چاہیئے اور ہر دو پرانے اور نئے سوالات پوچھنے چاہیئے۔

کلیسیائی ماحول جبر و زیادتی کو بڑھاوا دے سکتا ہے

ہم اچھی طرح آگاہ ہیں کہ سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں، کہ نئی پیدائش والے ایماندار بھی گُناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ پاک روح جو ہم میں بستا ہے غمناک ہے۔ مگر مسیحی، تاہم اپنے لئے نیکی یا بدی کا چُناؤ کر سکتے ہیں۔

جبر، زیادتی اور بے حُرمتی سے متعلق بائبل مقدس کی ملامت بارے بہت واضح ہونا چاہیے۔ اِس تعلق سے ایک سو سے زائد بائبل کے اقتباسات ہیں جو اِس موضوع پر بہتر طور سے بات کرتے ہیں۔ اِن میں جبر، زیادتی، بچپن میں ہوئی بد فعلی، گھات لگانے والے، موقع کے منتظر، ایک دوسرے کے الفاظ کا توڑ مروڑ،

---

[10] ہم تسلیم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مرد جو جبر کا نشانہ بنتے ہیں، اُنہیں ایمان لاتے اور مدد کرتے مختلف طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تقریباً 85-90 فی صد جبر زیادتی کا شکار ہونے والی عورتیں ہیں۔ البتہ مرد بھی جبر زیادتی کی تکلیف اُٹھا سکتے ہیں۔ اکثر یہ جذباتی اور نفسیاتی سازباز کی شکل میں ہوتی ہے، بجائے جسمانی جبر کے۔

[11] یرمیاہ کی کتاب کا باب 22:3، 15-18 کا حوالہ بھی دیکھیں۔

دھمکیاں اور دہشت پیدا کرنا شامل ہیں۔

ضرور ہے کہ ایمان کی اِس سچائی کی تعلیم دیں۔ لیکن ہم اکثر اِس بارے کتنا سُنتے ہیں کہ جبر زیادتی سے متعلق خوف زدہ کرنے اور نتائج میں عورتوں بارے تبلیغ کی ہے؟

بائبل مقدس ہمیں بیان کرتی ہے کہ بدزبانی جیسا رویہ کے سنجیدہ قسم کے نتائج نکلتے ہیں۔ خدا ایسی ظاہری دینداری کو قبول نہیں کرتا جس کے پیچھے جھگڑا اور فساد چھپا ہو، اور وہ اُن لوگوں کی دعائیں بھی نہیں سنتا جو "شرارت کے تکّے" مارتے ہیں۔[12]

پولُس رسول نوجوان تیمتھیس اور ططس کو خبردار کرتا ہے کہ ایک بزرگ یا بشپ ایسا شخص نہ ہو جو دوسروں کے ساتھ بدسلوکی یا مارپیٹ کرے[13]۔ بائبل مقدس میں بیان ہے کہ وہ "مارپیٹ کرنے والا نہ ہو"۔ جبکہ بہت جدید انگریزی تراجم میں اکثر لفظ "تشدد پسند" استعمال ہوا ہے۔ خالص یونانی زبان میں کافی ادبی معنی ہیں، جیسا کہ "ایسا انسان جو مارپیٹ کرے۔ "

اگر پولُس رسول ایسے رویہ کے خلاف خبردار کر رہا ہے تو یقیناً یہ اہم معاملہ ہے۔ ایسا بشر جو اِس سے نبٹنے کو راضی ہے ۔ چنانچہ ہمیں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

قیادت کے لئے ایک اور امتیازی صفت خاندان میں اچھے رشتہ و تعلق میں ہونے کی ہے۔ مقدس پولُس جو الفاظ تیمتھیس کو لکھتا ہے یعنی "پرہیزگار، متقی، شائستہ، مسافرپرور اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہیئے۔ " " نشہ میں غُل مچانے والا یا مارپیٹ کرنے والا نہ ہو بلکہ حلیم ہو۔" (1 تیمتھیس 3:3-4)۔ گھر میں زبانی یا جنسی بدسلوکی کرنے والا شخص خدا کے خاندان میں کسی بھی ذمہ داری کو سنبھالنے کے لیے اہل نہیں ہے۔

پولُس رسول اعلان کرتا ہے کہ کسی کو بے حُرمتی یا جنسی تعلقات میں استحصال نہیں کرنا چاہیئے۔ چاہے شادی شدہ ہوتے ہوئے یا اِس بندھن سے باہر ہو۔ مقدس پولُس 1 تھسلنیکیوں کے نام خط میں بیان کرتا ہے، "چنانچہ خُدا کی

---

[12] دیکھیں یسعیاہ 58:4، 1 پطرس 7:3

[13] 1 تیمتھیس 3:3 اور ططس کے نام خط 7:1

مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو۔ یعنی حرام کاری سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خُدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اِس امر میں زیادتی اور دغا نہ کرے، کیونکہ خُداوند اِن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا۔" (1 تھسلنیکیوں 4:3-6)۔

اگرچہ شوہر اور بیوی اپنے بدنوں سے ایک دوسرے کے حق کی ادائیگی ادا کرتے ہیں۔ (اکرنتھیوں 7:3-5)۔ ضرور ہے کہ ایسا ظُلم اور جبر سے نہیں بلکہ محبت، عزت اور مقدس جانتے ہوئے۔

بے حُرمتی کے بارے میں کلیسیاء کا ردِ عمل

کلامِ مقدس ہمیں بیان کرتا ہے کہ یہ خُدا کے لوگوں کا فرض ہے کہ "کیونکہ وہ محتاج کو جب وہ فریاد کرے اور غریب کو جس کا کوئی مددگار نہیں چھڑائے گا۔" (زبور 72:12)

ہم کیوں بے حُرمتی کو اکثر نظر انداز کرتے ہیں۔ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ کلیسیاء کے گھر میں جاری ہے؟ ہمارا فرض ہے کہ شکار ہونے والوں کی حفاظت کو محفوظ بنائیں اور اِس کی پیش کش کریں کہ جس طرح کی مدد کر سکتے ہیں کریں۔ جیسا کہ مداخلت کرنا، جذباتی اور روحانی مدد و تعاون، رہنے سہنے یعنی گھر کی سہولت، خوراک، بچوں کی دیکھ بھال، صلاح کاری، دُعا اور شفقت۔[14]

ایک بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ایک عورت[15] کو مسیح کی تقلید میں دُکھ اُٹھانا چاہیے تا کہ اُس کا شوہر اُس کے تکلیف سہنے سے تبدیل ہو جائے گا۔ یہ سچ ہے کہ بائبل مقدس اُن لوگوں کو رد کرتی ہے جو مسیحیوں کی مانند ایمان سے انکار نہ کرنے پر مصیبت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ دُکھ تکلیف سے متعلق ایک مشہور اقتباس 1 پطرس

[14] بہت سی آیات میں، دیکھیں استثنا 15:7-11، یسعیاہ 58:6-10، حزقی ایل 18:5-9، متی 25:31-46

[15] جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، اِس مضمون میں بالعموم ہمیں ایسی عورتوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو جبر و زیادتی کا شکار ہوئی ہیں۔ جبکہ ارتکاب کرنے والوں کا 90٪ شکار عورتیں ہیں۔

کے خط میں درج ہے، جو اُن لوگوں کو مخاطب کرتا ہے جو مسیحیوں کی طرح ایذا رسانی میں دُکھ اُٹھاتے ہیں[16]

اِس بیان کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ایماندار خود کو بے حُرمت ہونے کی اجازت دیں۔ گو کہ مسیح اِس بات پر راضی تھا کہ اپنی زندگی ہماری نجات کے واسطے بہم پہنچائے۔ دوسرے حالات میں اُس نے خود کے جبر، زیادتی، غیبت، دھوکہ دہی اور لفظی بے توقیری اور جذباتی جبر سے اپنا تحفظ کیا۔[17]

ایسا ہو سکتا ہے کہ بیوی کا مہربانہ اور رحمدلانہ رویہ سے اُس کا خاوند مسیح کی طرف رُخ کرلے۔ بہر کیف اُس کا (شوہر کا) مسلسل جبر ہر کسی کی روحانی زندگی کو ضرر پہنچا رہا ہے۔

ایک دوسری نقصان دہ تعلیم یہ ہے کہ ایک عورت جس عصمت دری کرنے والے شخص کے ساتھ کسی رشتہ میں ہے، اُس کے لئے اور دلجوئی سے دُعا کرے تاکہ جبر زیادتی کا حل نکلے۔ کیونکہ یہ بات اُس عورت کے لئے غلط ہے کہ اُس کا آخر کسی ایک سے جسمانی ملاپ ہو۔[18] پاسبانوں کو شادی کے بندھن کی قدر و قیمت دکھائی دیتی ہے جو جبر کے شکار ہوئے لوگوں کا تحفظ ہے۔ ایسا رویہ بھی دلالت کرتا ہے کہ شائد عورت بھی جبر و زیادتی میں حصہ ڈال رہی ہے۔

ہم تمام سنجیدگی سے خواہش مند ہیں کہ مسائل آلودہ شادیوں کی شفایابی ہو۔ مگر جب جبر کنندہ تبدیل ہونے سے انکاری ہو تو اُس کے لئے ضرور ہے کہ اُس عورت کی زندگی اور اُس کے بچوں کو تحفظ دے۔ زیادہ مفید چُناؤ اِس میں ہے کہ عصمت دری کے جبری تعلقات کو بند کر دیا جائے۔ بہر حال اگر پاسبان ایسی کوششوں کو دہراتا رہے اور دیکھ بھال کرنے والی جماعت بے حُرمتی کو روکنے میں معاونت کرے تو یہ ناکام ہو جاتی ہے۔ دیگر اختیاری انتخابات کو بھی بروئے کار لانے کی ضرورت ہے، جس میں علیحدگی، معاملہ میں مداخلت اور

[16] 1 پطرس 2:18-19 اور 4:14-16

[17] دیکھیں لوقا 4:28-30، مرقس 3:22، یوحنا 8:48-59، 10:39

[18] شادی ایک مرد اور ایک عورت کے کامل بندھن میں ایک تن ہونگے۔ پیدائش 2:24، افسیوں 5:31

قانونی چارہ جوئی شامل ہیں۔ اکثر و بیشتر کلیسیائیں اِس بات پر زیادہ زور دیتی ہیں کہ شادی کے بندھن کو بچایا جائے بجائے کے اُس متاثرہ شخص کی بہتری اور حفاظت کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔

ایک شوہر کے لئے یہ سب بہت عام سی بات ہے کہ وہ بائبل مقدس کی آیت سے جبر و زیادتی کو واجب ٹھہرانے کو تسلیم کرتا ہے۔ یا پھر یہ خیال کرتا ہے کہ ایک عورت بھی اِس جبر میں کچھ غلط کرنے میں حصہ دار ہے۔[19]

ایسی غلط تعلیم بڑھاوا دینے کی اجازت دیتی ہے۔ شائد کسی بے بسی و حقارت کے اظہار کرنے یا شائد پاسبانوں کے کُھلے بندوں تصدیق کرنے سے۔[20]

[19] 2013م میں تحقیق کے مطابق 30٪ نے جواب دیتے کہا کہ بیوی کو پیٹا گیا کیونکہ اُس نے اپنے شوہر کے آگے خود کو نہ جُھکایا۔ ایکواڈور مُلک میں 20٪ انجیلی منادی کرنے والے اور 30 پیرو (Peru) اور ارجنٹینا (Argentina) میں خیال کیا گیا کہ جبر و زیادتی کا شکار لوگوں نے ضرور کچھ غلط کیا ہے۔ جس سے جبر و تشدد کرنے کو اشتعال دیا گیا۔

[20] متی کی انجیل 18:15-17 میں یسوع اپنے شاگردوں کو کہتا ہے کہ اگر کوئی تمھارے خلاف گُناہ کرے تو کیا کرو۔ بے حُرمتی سے متاثرہ لوگ اکثر اوقات زیادہ تر پہلے مرحلہ کو پورا کرتے ہیں۔ چنانچہ کلیسیاء کو اِس بارے قدم بڑھانا چاہیئے۔ لیکن اگر بے حُرمتی کرنا نہیں رُکتی، تو پھر یسوع اپنی بات میں دُرست ہے کہ متاثرہ شخص کو وہاں سے ہٹا دینا چاہیئے

ہم جبر وزیادتی کرنے والوں سے کیسے نبٹتے ہیں؟

خطاکار کو ایک اوَر طرح کی مدد فراہم کرنی چاہیئے جبکہ اُسے اپنے کاموں کا جواب دہ ہونا ہے۔ عام طور پر جُرم کرنے والے زیادہ شیریں کلام ہوتے ہیں اور شکار ہونے والے سے کہیں بڑھ کر ترغیب دینے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کلیسیاء (چرچ) اُسے سخت فیصلہ سے پشت پناہی کرتی ہے اور متاثرہ انسان پر بے اعتقادی کی جاتی ہے۔

عہد نامہ جدید تعلیم دیتا ہے کہ ایمانداروں کی جماعت ضرور ہے کہ جو کوئی شخص گُناہ کرتا ہے، اُس کی دُرستگی کرے۔ جبر وزیادتی بے شک اُس کے اپنے خاندان کے خلاف ایک سنگین گُناہ ہے۔ پولُس رسول تیمتھیس کو لکھتا ہے، "گُناہ کرنے والوں کو سب کے سامنے ملامت کرتا کہ اوروں کو بھی خوف ہو۔" (1 تیمتھیس 20:5)[21]۔ بائبل مقدس اِس بارے دوٹوک بیان کرتی ہے کہ ضرور ہے کہ کلیسیائی جماعت گُناہ کو ملامت کرے۔[22]

وہ جو بے حُرمتی کو جانتے ہیں اُنہیں چاہیئے کہ اِس عمل کو جاری نہ رکھیں۔ گو کہ کچھ بھی بیجا نہیں۔ خاموشی کی غلط تشریح ہو سکتی ہے جو چُپ چاپ سے ہوئی منظوری ہے[23]۔ بہت عرصہ سے کلیسیاؤں نے اپنی نیک نامی یا کلیسیاء کے پاسبان کی عزت کی حفاظت کی۔ اور اِس بات کا چُناؤ ہوا ہے کہ اِسے نظر انداز کرو یا بے حُرمتی کی پردہ پوشی کرو۔ خاموشی، پوشیدگی اور چُھپانا خُدا کا طریقہ کار نہیں، جس سے بے حُرمتی کے معاملہ سے نبٹا جائے۔

بے حُرمتی کرنے والے کو شائد سکھایا گیا ہو، اُسے نصیحت کی گئی ہو یا پھر اعانت کی گئی تو بھی اُسے سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ایسا برتاؤ ایمانداروں کے درمیان قابلِ قبول نہیں۔ جُرم کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ جب بے حُرمتی کے مسائل اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ضرور ہے کہ مسیحیوں کو خُدا کے کلام کے مطابق فرمانبرداری سے ردِ عمل دینا چاہیئے۔

[21] متی 18:15-17، یعقوب 5:19-20

[22] دیکھیں، 1 کرنتھیوں 5:1-13، 2 تھسلنیکیوں 3:6-15، امثال 3:31، 24:1-2

[23] پولس نے خود بھی مسیحیوں کے قتل کی بھرپور حمایت کی تھی - دیکھیں اعمال 7:58

ہمیں چاہیئے کہ بے حُرمتی کرنے والے کو اپنے رویہ و سلوک کے نتائج کا سامنا کرنے دی[24]۔ کوئی ایسی کوشش نہیں کرنی چاہیئے کہ استحصال کرنے والے کے لئے کوئی نرم فیصلہ کیا جائے یا رائے قائم کی جائے۔ یا بے حُرمتی کرنے والے گروہ کی جانب سے معاف کر دیا جائے، یا عدالت کے حکم پر صلاح کاری کی جائے۔ ہمیں یقین دہانی کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اِسے جانے دیں اور قانونی نتائج کو اپنا کام کرنے دیں۔[25]

توبہ سے متعلق کیا ہے؟

کلیسیاء کو لازماً اِس بات سے آگاہ ہونا چاہیئے کہ حرام کاری کرنے والا بہت نادم کی شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ بے شک ہو سکتا ہے وہ اِس بات کے لئے بہت افسوس کرے کہ وہ کسی دوسرے کے نقصان کی وجہ بنا۔ تو بھی اِس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اُس کا گُناہ آلودہ برتاؤ عیاں ہوا ہے۔ ندامت بالکل ایسی نہیں جیسے کہ توبہ۔ (عبرانیوں 17:12)

پشیمانی کا یہ عرصہ جبر کے ہیجان کی طرف مائل ہونے کا ہے۔ اور اِس میں حقیقی توبہ ہونے پر پریشان نہ ہو۔ اکثر بے حُرمتی کا عمل عود کر آتا ہے۔ پہلے بے حُرمتی، پھر رومانوی کیفیت میں لطف اندوز ہونے کا عرصہ (جس کے دوران مُجرم معافی کو ڈھونڈتا ہے) اور پھر ذہنی تناؤ کا اُٹھنا، جب تک کہ بے حُرمتی کا دوسرا شکار ہاتھ آئے۔

سچی توبہ کا مطلب ہے کہ کچھ اقدامات اُٹھائے جائیں، اِس بارے جو ضروری ہے کیا جائے، تاکہ بے حُرمتی کا دوبارہ واقعہ نہ ہو۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ محاسبہ کرنے والی جماعت ہو، بے حُرمتی کرنے والوں کا گروہ سے تعلق بنائیں نیز یہ کہ ذاتی طور سے صلاح کار سے مستفید ہوں یا پھر کچھ وقت کے لئے گوشہ نشینی اختیار کر لیں اور سوچ بچار کریں۔ حقیقی توبہ میں رویّے کی حقیقی تبدیلی شامل ہوتی ہے، اور یہ تبدیلی یسوع مسیح میں ممکن

[24] زبور 16:7 میں لکھا ہے، "اُس کی شرارت اُلٹی اُسی کے سر پر آئے گی۔ اُس کا ظُلم اُسی کی کھوپڑی پر نازل ہو گا۔"
[25] دیکھیں 1 کرنتھیوں 5:5، 1 تیمتھیس 20:1

ہے۔ بالکل ساؤل کی مانند جو قاتل تھا اور پھر پولس رسول بن گیا۔ اِسی طرح خُدا کے فضل سے جابر شخص کے رویوں میں ترقی کی تبدیلی اور برتاؤ میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ بحالی کی راہ اکثر تکلیف دہ ہے۔ جس کے لئے خُدا کے مقدسین کی دُعاؤں کی حمائیت مدد گار ہے۔ ساتھ ہی ساتھ باقاعدہ نظر رکھے اور جائزہ لیتے رہیں۔

معافی اور مصالحت

بائبل مقدس میں معافی بارے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور پاسبان اکثر بڑی تیزی سے تقاضہ کرتا ہے کہ ایک بیوی کو شوہر کو معاف کرنا چاہیئے جو اُس معافی کا خواستگار ہے۔ مگر معاف کرنا روح القدس کا کام ہے۔ بے حُرمتی کرنے والے کے لئے یہ سچی توبہ کرنے والے کے لئے ترجیح ہونی چاہیئے۔ جبر سے متاثرہ کے لئے معافی شفایابی کے عمل میں حصہ ہے۔ اور اِسے کچھ وقت اور شائد فاصلہ بھی درکار ہے۔

جبر و زیادتی کا شکار ہونے والے کو حق ہے کہ اپنی اور اپنے بچوں کی فکر کرے۔ جلد بازی میں سیدھے سیدھے معافی دینے پر اقرار کرنے سے شائد ایک عورت اور اُس کے بچوں کو مسلسل جبر و زیادتی حتیٰ کہ موت میں دھکیلنا ہے۔[26] متاثرہ انسان کو ضرورت ہے کہ اُسے کچھ لمبا وقت ملے، بیشتر کے اُس کے لئے معافی دینا ممکن ہے۔ اِس عمل میں دباؤ یا جلد بازی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے یہ وقت طویل ہو، اِسے پہلے کے خاندان کے افراد اُس شخص سے خود محفوظ محسوس کریں، جس نے اُن کے بھروسہ سے دھوکہ دہی کی اور اُن کی زندگیوں کو خطرہ میں ڈالا۔ خُدا معافی دینے کے لئے دُرست وقت مناسب طریقہ کو لا سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ پیروی کی جائے کہ خاندان ہمیشہ دوبارہ متحد ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی کی جب معافی دی گئی ہو۔

بائبل مقدس میں دِل اور جسم کی شفایابی بارے بہت کچھ ملتا ہے۔ یہ ٹوٹی پھوٹی اور مضموم روح اور اِس کی

[26] موت بارے بات کرنا کچھ زیادہ ڈرامائی معلوم ہوتا ہے، مگر دُنیا بھر کے اعداد و شمار دکھاتے ہیں کہ ہر سال ہزاروں عورتیں اپنے شریکِ حیات یا سابقہ دوستوں کے ہاتھوں ہلاک ہوتی ہیں۔

دوبارہ تازگی سے متعلق مناسب وقتوں اور مواقع کا بیان کرتی ہے۔ خُدا کے پاس بہت بڑی قدرت ہے کہ وہ اِن تمام متاثرین کو شفا دینے کے قابل ہے۔ حتیٰ کہ اُنہیں بھی جو حقیر بندشوں کی تکلیف سہہ چکے ہیں۔ ایسی عورتیں جن کے ساتھ جنسی زیادتی ہوئی ہوتی ہے یا وہ جو جسم فروشی کا شکار ہوتی ہیں یا جنگی جرائم میں ملوث رہی ہوتی ہیں۔ اُنہیں کلیسیاء کی طرف سے خاص توجہ، شفقت اور عملاً مدد درکار ہوتی ہے۔ زخمی اشخاص کی حاجت کو سمجھیں جبکہ اُن کی ضرورت روحانی لمس کی ہے۔ جیسا کہ بے حُرمتی کرنے والے کی ضرورت کو پہچانیں کہ اُنہیں توبہ کرنا درکار ہے۔

اگر بدسلوکی کا شکار عورت اور بدسلوکی کرنے والے شخص کے درمیان مصالحت کی کوئی صورت پیدا کرنی ہو، تو اس کے لیے بنیاد نہایت احتیاط سے تیار کی جانی چاہیے۔ اِس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ متاثرہ کی مدد کرنے والے کتنی اور کیسی خواہش کرتے ہیں کہ شفایابی کے لئے مدد کا سفر کتنا ہے۔ وہ اِس کے وقت کے مرحلوں کو قابو نہیں کر سکتے۔ دیکھ بھال کرنے والوں کو یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ جبر و زیادتی جو کئی سالوں سے عمل پذیر تھی، اُسے چند مہینوں میں معمول پر نہیں لایا جا سکتا۔ اگرچہ خُدا کے چھو لینے سے ملنے والی شفا اور بحالی فی الفور روحانی تازگی لا سکتی ہے۔ البتہ بے حُرمتی و زیادتی کے نشان اکثر بہت سالوں تک باقی رہتے ہیں۔

بے حُرمتی کرنے والے کو بھی اپنے کئے برتاؤ پر پشیمان ہونے پر وقت لگتا ہے۔ جس میں مدد کی تلاش اور اپنی حرام کاری کی راہوں کو بدلنے کا آغاز کرتا ہے۔ اگر اُس کے ساتھ ملنے میں جلد بازی سے کام لیں تو بے حُرمتی کرنے والا یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اُس کا جُرم حقیقت میں کوئی زیادہ سنجیدہ نہیں۔ متاثرہ عورت کو دعا کرنے اور اپنی جسمانی اور روحانی بحالی کے سفر میں اگلے قدم کے مختلف پہلوؤں اور اُن کے ممکنہ نتائج پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ دونوں شریک کنندگان کو بڑی فکرمندی سے اِس بات کا جائزہ لینا ہے کہ کیسے بے حُرمتی کرنے اور دوبارہ جبر کی روک تھام کرنا ہے۔

دوبارہ ملاپ کے اثر میں ہونے پر ایمانداروں کی جماعت اِس بارے مدد کر سکتی ہے۔ اگرچہ جماعتی افراد کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے کہ اِس کی عمل پذیری میں جلد بازی نہ کریں یا دباؤ نہ ڈالیں۔ حتیٰ کہ اگر عورت راضی

بھی ہو۔ پاسبانوں اور دوستوں کو ضرور اِس بات کا احساس کرنا چاہیئے کہ زیادتی کا شکار ہوئی عورت[34] اور اُس کے بچے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ لہذا کلیسیاء کو ضرور اُس کے معاملات کی نگرانی اور اُس کی حفاظت کرنی ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ شفایابی پر بھی نظر رکھنا ہے۔

ضرور ہے کہ ہم اِس کو سمجھیں کہ بے حُرمتی کرنے والا بھی زخمی ہے۔ اکثر بچپن کے حادثہ کے باعث اور یقیناً اُس کے اپنے رویہ کی وجہ سے وہ تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ بھی شفا کے لئے پُکارتا ہے۔ شفیق مسیحی مُجرم کی کوششوں میں اُس کی مدد کرتے ہیں۔ اور نقصان ہونے پر ازالہ کرتے ہیں۔ اور اِس کا سبب وہ ہیں جو اُن کے بہت ہی قریب ترین اور نہایت عزیز ترین ہیں اور اِن کے ساتھ ساتھ ایمانداروں کی جماعت ہے۔ جبکہ اکثر اوقات خُدا کے کام کرنے کے طریقے انسانی توقع اور اختیار سے ہٹ کر ہیں۔ کلیسیاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ گُناہ کی ملامت کریں۔ ایمانداروں کی جماعت کے طریق کا ایک مکمل حصہ ہے، جو ہر دو متاثرہ فرد اور مُجرم کے گرد اگرد دُعا، شفقت اور عملاً مدد کے ساتھ ہیں۔ جیسا کہ خُدا کی محبت اُس کے مہربانہ اعمال اور حوصلہ افزائی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ شفایابی کا یہ سفر بشمول ممکنہ بحالی کو بڑھانا ہے۔

خاندانوں کے لئے اُمید

بعض اوقات مسیحی لوگ خاندان کو کامل واعلیٰ کیفیت میں دیکھتے ہیں۔ بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ خُداوند خُدا خاندانوں کے ذریعے کام کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ کسی گہرے مسئلے یا تکلیف میں مُبتلا ہوئے تھے۔ ایک شخص کو ضرورت ہے کہ وہ آدمؔ، ابرہامؔ، اضحاقؔ، یعقوبؔ اور داؤدؔ کے خاندانوں بارے سوچے اور سمجھے کہ بائبل مقدس کے اقتباسات ہیں۔ اِس طرح کی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ وہ افسردہ حقیقتوں سے انکاری ہوں یا اُنہیں چھپایا ہو۔ جیسا کہ بائبل مقدس کے وقتوں میں بے حُرمتی و جبر کا ایمان کی حدوں سے کوئی سروکار نہ تھا۔ بلکہ اِس کا واقع ہونا ایماندار جماعت کے اندر اِس سے پرے ملتا ہے۔

حیلہ بہانہ کرتا ایک مسیحی خاندان عورتوں کے خلاف ہوئے جبر و زیادتی کے المیہ کو صرف الجھاتا اور درگزر سے کام لیتا ہے۔ مسئلہ سے انکار کرنا، اُسے کم از کم کرنا یا نظر انداز کرنے سے پاک روح کا کام مسدود کرنا ہے۔ کلامِ مقدس مشکلات میں گھرے خاندانوں کے لئے شفا کی اُمید کی پیش کش کرتا ہے۔ مگر اِس کے لئے دیانت داری، ایمان، محنت اور ایمانداروں کی جماعت درکار ہے۔

جسمانی اور جذباتی گھریلو بدسلوکی کے بارے میں صحت مند مسیحی ردِ عمل

ہم تمام کلیسیائی رہنماؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اُن برادریوں اور کلیسیائی خاندانوں میں گھریلو بدسلوکی کے پھیلاؤ اور سنگینی کو تسلیم کریں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔

ہم تمام مسیحیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سمجھیں کہ بدسلوکی کا شکار ہونے والے افراد کی ہر ممکن طریقے سے مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے—دعا کے ذریعے، عملی مدد فراہم کر کے اور مناسب پیشہ ورانہ مشورہ حاصل کرنے میں اُن کی رہنمائی کر کے۔

ہم کلیسیائی رہنماؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ تسلیم کریں کہ بدسلوکی کے بارے میں کلیسیا کی بعض تعلیمات مددگار ثابت نہیں ہوئیں، بلکہ بعض صورتوں میں انہوں نے بدسلوکی کرنے والوں کو تحفظ بھی فراہم کیا ہے۔

ہم کلیسیائی رہنماؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ گھریلو بدسلوکی کے خلاف کھل کر آواز اٹھائیں اور اس موضوع پر منادی کریں، تاکہ یہ بات واضح ہو کہ خدا کی بادشاہی میں ایسی بدسلوکی ناقابلِ قبول ہے۔ ساتھ ہی وہ باہمی فرمانبرداری، احترام اور ایک دوسرے کی خداداد صلاحیتوں کی قدر پر مبنی صحت مند اور خداپسندانہ تعلقات کا عملی نمونہ پیش کریں۔

ہم کلیسیاؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بدسلوکی کے خلاف واضح مؤقف اختیار کریں اور کلیسیا یا اُس کے رہنماؤں کی ساکھ بچانے کے لیے ایسے واقعات کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔

ہم تمام کلیسیاؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری جماعت کے ساتھ یکساں سلوک کریں اور بااثر مردوں کی آواز کو بچوں، بزرگوں یا عورتوں کی آواز پر ترجیح نہ دیں۔

ہم پادریوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ گھریلو بدسلوکی کی روک تھام کے لیے وہ کلیسیائی نگہداشت کے ساتھ ساتھ معاشرے میں موجود پیشہ ورانہ اور قانونی خدمات کے اداروں کے ساتھ بھی تعاون کریں۔

اس کتابچے کے مصنفین کے لیے یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ اس کی پہلی اشاعت کے بیس سال بعد بھی گھریلو بدسلوکی کے پھیلاؤ میں کوئی نمایاں کمی نہیں آئی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر طرح کے حالات میں کلیسیاؤں کے دلوں میں ایسی بیداری پیدا ہو کہ وہ جھوٹ اور پردہ پوشی کو واضح طور پر مسترد کریں؛ یہ تسلیم کریں کہ عورتیں اور بچے آج بھی ہولناک بدسلوکی کا شکار ہیں؛ اور اُن لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوں جن کی اپنی کسی غلطی کے بغیر تشدد نے اُن کی خود قدری اور اپنی حیثیت کے احساس کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

یہ کتابچہ کئی زبانوں میں دستیاب ہے۔ مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کریں:

https://women.worldea.org/resources/



evoj.org

women.worldea.org

Christian Network TO END DOMESTIC ABUSE

WOMEN'S COMMISSION WEA